New Edition

92 Publishing House

SRM
اضافی مطالعاتی مواد

اُفُق

Urdu Series for Pre-O-Level

چھٹی جماعت کے لیے

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۲ء کی روشنی میں

شاذیہ اِسلام

حلوا پُوری

(محمد سلیم)

دُور دراز کے کسی گاؤں میں ایک غریب کسان رہتا تھا، اُس کا نام تھا ''حلوا''۔ اتفاق سے جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی، اُس کا نام ''پُوری'' تھا۔ پوری کو قصے کہانیاں سننے کا بڑا شوق تھا۔ اُسے رات کو اُس وقت تک نیند نہیں آتی تھی، جب تک حلوا اُسے دو تین کہانیاں نہ سُنا دیتا۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ حلوا، پوری کو کہانی سنا رہا تھا، ایک چور اُن کی کھڑکی تک آیا۔ وہ کان لگا کر اُن کی باتیں سُننے لگا۔ حلوا، پوری سے یہ کہہ رہا تھا کہ ''وہ کان لگا کر سُنتا تھا۔'' چور بہت ڈرا، اُس نے سمجھا شاید کسان کو پتا چل گیا ہے کہ میں یہاں کھڑا ہوں۔ یہ سوچ کر وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ کچھ دُور جا کر وہ ٹھہر گیا اور سوچنے لگا کہ کسان ضرور کوئی جادوگر ہے، کیوں کہ اُس نے بغیر دیکھے ہی میرے متعلق بتا دیا اور یہ اگر جادُوگر ہے تو اِس کے پاس دولت بھی بہت ہو گی، کیوں نہ کل اِس کے گھر چوری کی جائے۔

دوسرے دن شام کے وقت چور، حلوے کے گھر پہنچا۔ حلوا کھیتوں میں گیا ہوا تھا، پُوری گھر پر تھی۔

اُس نے چور سے پوچھا: ''تم کون ہو؟''

وہ کہنے لگا: ''میں تمھارے خاوند کا دوست ہوں۔'' کھانے کا وقت ہو گیا تھا، اِس لیے پُوری نے کہا:

''کھانے کا وقت ہو گیا ہے، تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ گے یا حلوے کے ساتھ؟'' حلوے کا نام سُن کر چور کی رال ٹپک پڑی۔

اُس نے جلدی سے کہا: ''میں تو حلوے کے ساتھ ہی کھاؤں گا۔'' پُوری نے اُسے کھانے کی ایک پوٹلی دی اور کہا:

''اُس کھیت میں وہ کام کر رہے ہیں، تم کھانا لے کر اُن کے پاس چلے جاؤ۔''

چور خوشی خوشی کھانا لے کر کھیت میں گیا اور حلوے سے کہنے لگا: ''میں تمھاری بیوی کا رشتے دار ہوں، اُس نے یہ کھانا بھیجا ہے، آؤ پہلے کھانا کھا لیں۔'' کسان نے پوٹلی کھولی تو اُس میں سے دال روٹی نکلی۔ حلوے کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ چور سوچنے لگا: ''یااللہ! یہ کیا ماجرا ہے، کسان کی بیوی نے تو حلوے کا کہا تھا اور اِس میں دال رکھی ہوئی ہے۔'' خیر، اُس نے خاموشی سے کھانا زہر مار کیا اور کسان کے ساتھ گھر واپس آ گیا۔

حلوے کے پاس دو بھینسیں تھیں، ایک کا نام ''چور'' تھا اور دوسری کا ''سپاہی''۔ جب حلوا اور چور گھر میں گھُسے تو ایک بھینس بھی، جس کا نام چور تھا، گھر میں گھُس گئی اور دوسری جس کا نام سپاہی تھا، کھیت میں چلی گئی۔ حلوے نے پُوری سے کہا:

''بیوی، تم چور کو پکڑو، میں سپاہی کو لاتا ہوں؟''

چور نے یہ سُنا تو اُس کے اوسان خطا ہو گئے، وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ اُس کا خیال تھا کہ کسان اُس کے متعلق کہہ رہا ہے۔ وہ وہاں سے بگٹٹ بھاگا۔ حلوے نے اُسے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اُس کے پیچھے لپکا۔ یہ دیکھ کر چور اور بھی تیزی سے بھاگا اور آگے جا کر جھاڑیوں میں چھُپ گیا۔ حلوے کا ایک کُتا تھا، جس کا نام تھا ''پا لیا''۔ حلوے کو چور نہ ملا تو اُس نے اپنے کتے کو آواز دی، ''پا لیا! پا لیا!'' اب تو چور بہت ڈرا، سمجھا کسان نے اُسے دیکھ لیا ہے۔ وہ جھاڑیوں سے نکل کر حلوے کے پیروں پر گر پڑا اور کہنے لگا: ''کسان جی! مجھے معاف کر دو، آیندہ میں کبھی چوری نہیں کروں گا۔''

کسان عقل مند تھا، فوراً ساری بات تاڑ گیا اور دو چار گھونسے اور لاتیں مار کر چور کو چھوڑ دیا۔

تب سیٹھ صاحب بولے: ''کم بخت! ان نوکروں کی بے ایمانی تو میں جانتا تھا، لیکن تم تو اِن سے بھی زیادہ چالاک نکلے۔ تم نے ان کے ساتھ مل کر بے ایمانی کے ذریعے بچنے والے دُودھ کا آخری پاؤ بھر حصہ بھی چٹ کر لیا اور مجھے دھوکا دینے کے لیے یہ سمجھ کر کہ میں سو رہا ہوں، میرے منہ پر بالائی مَل دی۔'' یہ کہہ کر سیٹھ صاحب نے چاروں کو خُوب خُوب پیٹا اور گھر سے نکال دیا۔

مشق

سوال۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتائیں۔

- سیٹھ صاحب کس چیز کے عادی تھے؟
- پہلا نوکر، سیٹھ صاحب کے ساتھ کیا بے ایمانی کرتا تھا؟
- دوسرا نوکر رکھنے کا کیا مقصد تھا؟
- پہلے اور دوسرے ملازم نے کیا ملی بھگت کی؟
- تیسرے نوکر نے کیا کمال دکھایا؟
- بھتیجا، تینوں ملازموں کا بھی اُستاد نکلا۔ کیسے؟
- آخر چچا کو چاروں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا پڑا؟

سوال۲: ''اپنے، اپنے اور پرائے، پرائے ہوتے ہیں'' کا کیا مطلب ہے؟ اِس کہانی سے کیا ثابت ہوا؟

____

____

____

سوال۳: (الف) مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب اُن کے دُرست معانی سے ملائیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تھکے ماندے	قائم رکھنا	سعادت مند	بغیر سوچے سمجھے
برقرار رکھنا	راز ظاہر ہو جانا	آگ بگولا ہونا	فرماں بردار۔ نیک
کائیاں	تھکے ہوئے ہونا	آؤ دیکھا نہ تاؤ	کھا لیا
بھانڈا پھُوٹ جانا	مکّار	چٹ کر لیا	بے حد غصے میں آنا

(ب) مندرجہ بالا الفاظ و تراکیب کے جُملے زبانی سنائیں اور بعد میں لکھیں۔ زبانی مشق کے ذریعے طلبا زیادہ سیکھتے ہیں۔ اِس دوران الفاظ کی دُرست ادائیگی پر ضرور توجہ دیں۔

- ______________________________
- ______________________________

میں کچھ بھی کہہ نہ پایا

(احمد حاطب صدیقی)

تانگے کا ایک گھوڑا — لنگڑا تھا تھوڑا تھوڑا
پوچھا جو میں نے اُس سے — کیا پاؤں میں ہے پھوڑا
بولا یہ ظلم مجھ پر — اِک ''آدمی'' نے توڑا
پہلے تو اُس نے مجھ کو — تانگے میں لا کے جوڑا
پھر اُس کو خوب بھر کر — بولا کہ چل منوڑا
جب میں کھسک نہ پایا — لہرایا اُس نے کوڑا
مارا مجھے تڑا تڑ — پھر دُم کو بھی مروڑا
میں بلبلا کے بھاگا — بس بن گیا بھگوڑا
خود بھی گِرا پھسل کر — ایک اِک کا سر بھی پھوڑا
اُس دن سے آج تک میں — لنگڑا ہوں تھوڑا تھوڑا

یہ داستاں سُنا کر
بولا وہ ہنہنا کر

ہم لوگ ہنستے گاتے — ہر بوجھ ہیں اُٹھاتے
ہیں جانور ہمیشہ — انساں کے کام آتے
ماحول کی کشش بھی — ہم لوگ ہیں بڑھاتے
دلکش پرند پیارے — شاخوں پہ چہچہاتے
سارے نمازیوں کو — ہر صبح ہیں اُٹھاتے
پھر خود بھی اپنے رب کی — حمد و ثنا ہیں گاتے
سو سو طرح تمھارا — ہم دل بھی ہیں لُبھاتے
کچھ ایسے ہیں کہ جن سے — تم ہو دَوا بناتے
کچھ اُون تم کو دے کر — سردی سے ہیں بچاتے
کچھ دُودھ تم کو دیتے — کچھ گوشت ہیں کِھلاتے
گر جانور نہ ہوتے — تم گھی کدھر سے لاتے؟

(۷) قاضی کو دیکھ کر چُو بھاگ کر اُن کے پاس گیا، اُنھیں سارا واقعہ سنایا اور مدد مانگی۔

______

(۸) وہاں موجود تمام لوگوں نے چُو کے پیسے چُرانے کے الزام سے اِنکار کیا۔

______

(۹) جب قاضی نے کہا کہ میں اِس پتھر کو عدالت میں لے جاتا ہوں اور یہ جواب دے گا کہ رقم کس نے چُرائی ہے تو لوگ حیران رہ گئے۔

______

(۱۰) لمبے کوٹ والے نے جیسے ہی پانچ سِکّے کڑاہی میں ڈالے، قاضی صاحب نے اُسے پکڑ لیا۔

______

(۱۱) لمبے کوٹ والے نے پانچ سِکّے، کڑاہی میں ڈالے تو روغنی روٹیوں کی چکنائی، گرم پانی کے اُوپر آ گئی، اس طرح پتا چلا کہ چوری لمبے کوٹ والے نے کی تھی۔

______

(۱۲) تمام لوگ قاضی صاحب کے فیصلے سے بہت خُوش ہوئے اور اُنھوں نے چُو کی رقم کے علاوہ کڑاہی والے تمام سِکّے بھی اُسے دے دیے۔

______

سوال۲: ذیل میں چند الفاظ دیے جا رہے ہیں، آپ سبق سے چُن کر ان کے ہم معانی الفاظ دوسرے خانے میں لکھیں۔

بُڑھیا	پرانے زمانے	اچانک	جج	گھی والی	ضروری	سہل	سِوا

سوال۳: اپنے تخیُّل سے کام لیں اور دل چسپ جوابات لکھیں۔ کیا ہوتا اگر.........

(۱) چُو کے ماں باپ زندہ ہوتے تو______

(۲) بوڑھی عورت نہ پھسلتی تو______

(۳) چُو، رقم ٹوکری میں نہ رکھتا تو______

(۴) قاضی صاحب اُدھر سے نہ گزرتے تو______

(۵) لمبے کوٹ والا رقم چُرا کر نکل جاتا تو______

سوال ۵: آپ کے خیال میں موزوں ترین لفظ کون سا ہے؟

(۱) گرمیوں میں بہت ____________ ہوتی ہے۔ (بے چینی۔ گرمی)

(۲) موسمِ برسات میں بہت ____________ ہوتی ہے۔ (حبس۔ گھٹن)

(۳) مُوسلا دھار بارش ____________ ۔ (برس رہی ہے۔ ہو رہی ہے)

(۴) گالی ____________ بہت بُری بات ہے۔ (دینا۔ بکنا)

(۵) برسات کے موسم میں ____________ بارش برستی ہے۔ (مُوسلا دھار۔ لگاتار)

(۶) خزاں میں درخت ____________ ہو جاتے ہیں۔ (گنجے۔ ٹُنڈ مُنڈ)

سوال ۶: اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ الگ لکھیں۔

جُملے	اسم معرفہ	اسم نکرہ
بیجنگ، چین کا دارالحکومت ہے۔		
رُستم ایک نامی گرامی پہلوان تھا۔		
شیشم کے درخت کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔		
نیم کے درخت کے پتے کڑوے ہوتے ہیں۔		
غالب کا مزار دہلی میں ہے۔		
تاج محل، بھارت کے شہر آگرہ میں ہے۔		

سوال ۷: مندرجہ ذیل خاکے کی مدد سے کہانی لکھیں اور موزوں عنوان بھی تجویز کریں۔لکھوانے سے پہلے بچوں کو سوچنے کا وقت ضرور دیں۔

ایک عورت بہت چالاک اور پیٹو.................. جو ملتا چَٹ کر جاتی.................. مہمانوں کی آمد.................. شوہر بازار سے ایک کلو گوشت لایا.................. بیوی نے کھانا پکانے کے دوران ایک بوٹی چکھی .... چکھتی ہی گئی ....شوہر نے دیکھا ہنڈیا خالی.................. آپ کی پالتو بلی سارا کھا گئی.................. جھگڑا شروع .... شوہر ترازو لایا.................. بلی کا کُل وزن ایک کلو.................. گوشت کا وزن کہاں گیا .... بیوی شرمندہ .... سچ بتا دیا .... نتیجہ : ....

عنوان: ______________________________

____

____

حکایتِ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

ایک نوجوان، حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ''اے کلیم اللہ! مجھے جانوروں کی زبان سکھا دیں تا کہ میں اُن کی گُفتگو سے عبرت حاصل کروں۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ انسان کی سب باتیں روٹی، پانی اور لالچ کے گرد گُھومتی ہیں تو مجھے خیال آتا ہے کہ حیوانوں کے سوچنے کا انداز یقیناً کچھ اور ہوگا، اسی لیے میں اُن کی زبان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔''

حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اِس لالچ سے بھری ہوئی خواہش سے ہاتھ اُٹھا لے، اس میں کئی خطرے پوشیدہ ہیں، اس کی بجائے تُو اللہ سے عزت اور رحم کی دُعا مانگ۔''

یہ سُن کر وہ نوجوان رنجیدہ ہوگیا اور اپنی بات پر اِصرار کرنے لگا۔ یہ انسانی طبیعت کا خاصا ہے کہ جس بات سے منع کیا جائے، اُس کی طرف رغبت اور بڑھتی ہے۔ کہنے لگا: ''اے اللہ سے کلام کرنے والے! آپ کے سینے میں نُور کا خزانہ چُھپا ہوا ہے۔ ہر شخص نے اپنی قابلیت اور سُوجھ بُوجھ کے مطابق آپ سے فیض حاصل کیا ہے، اگر آپ نے میری درخواست قبول نہ کی تو مجھے سخت مایوسی ہوگی۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ''الٰہی! معلوم ہوتا ہے اِس شخص پر شیطان نے اپنا اثر جما لیا ہے۔ اگر میں اِس کی خواہش پوری کر دوں تو اِسے نقصان پہنچنے کا ڈر ہے اور اگر نہ سکھاؤں تو یہ مایوس اور پریشان ہو جائے گا۔''

حکم ہوا، ''اے موسیٰ! تم اِسے جانوروں کی بولی سکھا دو، ہم کریم ہیں، کسی کی دُعا ردّ نہیں کرتے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''یااللہ! یہ شخص پچھتائے گا، اپنے ہاتھ چبائے گا اور کپڑے پھاڑ ڈالے گا۔ یہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کون سی چیز بہتر ہے۔''

بارگاہِ الٰہی سے پھر حکم ہوا کہ ''اے موسیٰ! اس شخص کی تمنا پوری ہوگی تاکہ اس کے دل میں حسرت نہ رہے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اب اس شخص کو بڑی نرمی اور محبت سے سمجھایا کہ ''بھائی! اللہ تیری مُراد پوری کر دے گا، لیکن اچھی طرح سمجھ لے کہ تُو شیطان کے بہکاوے میں آ گیا ہے اور جانوروں کی بولیاں سیکھنے سے تجھے فائدے کی بجائے نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ ایسا سر درد تُو کیوں مول لیتا ہے۔''

اُس نوجوان نے کہا: ''اچھا سارے جانوروں کی زبانیں نہ سہی صرف کُتے کی بولی، جو میرے گھر کے دروازے پر رہتا ہے اور مُرغ کی بولی، جو میرے گھر میں پلا ہے، سکھا دیں۔ فی الحال یہی کافی ہیں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اچھا اب زیادہ پریشان نہ ہو۔ جا، آج سے تُو ان دونوں جانوروں کی بولی سمجھ سکے گا۔''

یہ سُن کر وہ شخص خُوش خُوش اپنے گھر کو لوٹا۔ صبح ہوئی تو آزمائش کے لیے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ نوکرانی نے دستر خوان جھاڑا تو اُس میں سے رات کا بچا ہوا روٹی کا ایک ٹکڑا، زمین پر گر پڑا۔ مرغ وہ ٹکڑا فوراً اُٹھا کر لے گیا۔ کُتّے نے کہا:

''تُو نے مجھ پر ظلم کیا ہے دوست، تُو تو گندم کا دانا چُگ کر بھی اپنا پیٹ بھر سکتا ہے اور میں دانے دُنکے کی بجائے روٹی کے ٹکڑے ہی

سوال ۲: مندرجہ ذیل جُملوں کے غلط الفاظ پر سُرخ دائرے لگائیں اور دُرست اِملا لکھیں، نیز ہر لفظ کا ایک ایک ہم معانی لفظ بھی لکھیں۔

- آئیں یہ قسا بھی سن لیں۔ ________ ________
- جسم میں پہلی سی طاکت اور جان نہ تھی۔ ________ ________
- انسان ہو یا جانور، بھوڑا ہو جاتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے۔ ________ ________
- بلّی کو دربار میں حاظر کیا جائے۔ ________ ________
- جناب! یہ کون سامشقل کام ہے۔ ________ ________
- شیر نے بلّی کی درخواست منزور کر لی۔ ________ ________
- بے وکوف! یہی کام تو تُو نے خراب کیا ہے۔ ________ ________
- کیا بلی کے بچے نے کچھ غلت کیا تھا۔ ________ ________
- درباری عہدے کا روب بھی گیا۔ ________ ________
- بادشاہ سلامت کا سایہ ہم پر صلامت رہے۔ ________ ________

سوال ۳: سبق میں دیے گئے محاورات تلاش کر کے لکھیں اور اُن کے معانی بھی۔ لکھنے سے پہلے زبانی سُنائیں۔

محاورات	معانی

سوال ۴: کہانی تو آپ نے پڑھ لی، اب اپنی یادداشت آزمائیں اور خالی جگہ کہانی کے مطابق پُر کریں۔

پیراگراف

شیر نے ________ کی ________ پسند کی اور ________ میں سے ایک کو ________ دیا کہ فوراً ________ کو دربار میں حاضر کیا جائے۔ ایک درباری بھاگا ________ بلی کے پاس گیا اور بولا: "________ نے فوراً اِسی وقت تمہیں ________ میں حاضر ہونے کا ________ دیا ہے۔" بلی بولی: "ٹھیک ہے ________ ابھی

سوال ۷: آخر شیر ہی جنگل کا بادشاہ کیوں ہوتا ہے؟ ہاتھی، چیتا، ریچھ ...... یہ سب بھی تو ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے، شیر کے علاوہ اور کسے جنگل کا بادشاہ ہونا چاہیے اور کیوں؟ زبانی بحث کریں۔ بعد میں ہر بچہ اپنی رائے لکھے۔

سوال ۸: ہر جانور یا پرندہ اپنی کسی ایک خصوصیت کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے، مثلاً ''ایسا بہادُر جیسے شیر''۔ آپ بُوجھیں کہ مندرجہ ذیل خصوصیات کس جانور یا پرندے کی ہیں؟

ایسا ندیدہ جیسے ________	ایسا زہریلا جیسے ________
ایسا بڑا جیسے ________	ایسا مکار جیسے ________
ایسا پُھرتیلا جیسے ________	ایسا معصوم جیسے ________
ایسا حسین جیسے ________	ایسا تیزنگاہ جیسے ________
ایسا چالاک جیسے ________	ایسا احمق جیسے ________

سوال ۹: ''بلّی'' اس کہانی کا مرکزی کردار ہے۔ اُردو زبان میں اس کے متعلق چند محاورات اور ضرب الامثال مشہور ہیں۔ لُغت سے تلاش کر کے لکھیں۔

ترانۂ ملی

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

چین و عرب ہمارا ، ہندوستاں ہمارا — مُسلم ہیں ہم ، وطن ہے سارا جہاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے — آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
دنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا — ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں — خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری — تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم — سو بار کر چکا ہے تُو امتحاں ہمارا
اے گلستانِ اُندلس! وہ دن ہیں یاد تجھ کو — تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا
اے موجِ دجلہ! تُو بھی پہچانتی ہے ہم کو — اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا
اے ارضِ پاک! تیری حُرمت پہ کٹ مرے ہم — ہے خُوں تری رگوں میں اب تک رَواں ہمارا
سالارِ کارواں ہے میرِحجازؐ اپنا — اِس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

مشق

سوال۱: نظم کے پہلے شعر میں اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا نظریہ پیش کیا ہے؟ سادہ اور آسان الفاظ میں لکھیں۔

____

____

سوال۲: مندرجہ ذیل اشعار کے معانی آسان الفاظ میں زبانی بتائیں۔

- دُنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خُدا کا — ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا
- مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری — تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رَواں ہمارا
- باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم — سو بار کر چُکا ہے تُو امتحان تمھارا

سوال۳: ساتویں شعر میں اقبال رحمۃ اللہ علیہ کس تاریخی دَور کی طرف اشارہ کررہے ہیں؟ اساتذہ کی مدد سے جواب لکھیں۔

____

- وہ خوف اور دہشت سے ________________
- جیمز بارٹلے اِس کے بعد کافی عرصہ ________________
- برطانیہ کے بہت سے صحافیوں اور ممتاز شہریوں نے اس کہانی کی کئی بار ________________

سوال ۵: خانوں میں الفاظ اور اُن کے متضاد دونوں دیے گئے ہیں۔ الفاظ ۲/۳ بار پڑھیں، پھر لکھیں۔

ایمان	غصیلی	کاہل	ننگل	تُند مزاج	سالم	ہلکا	اُگل	اَدھورا
سرد	زندگی	ہموار	روشن	خوش مزاج	صبح	مُردہ	خوف زدہ	نرم خو
چالاک	بے خوف	بہتر	تاریک	پاگل	پہاڑ	شام	خراب	گرم
زندہ	ہوش مند	ناہموار	موت	کفر	محنتی	سینا	وزنی	ذرّہ

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد

سوال ۶: سبق سے اِسم معرفہ اور اسم نکرہ چُن کر الگ الگ لکھیں۔

اسم معرفہ	اسم نکرہ

سوال ۷: مناسب اِسم ضمیر لکھ کر جُملے مکمل کریں۔

- ________ پاکستانی ہیں اور پاکستان ________ پیارا وطن ہے۔
- شجاع! ________ کہاں تھے، ________ بھائی ________ تلاش کر رہا ہے۔